

اِتِّبَاعِ شَهَوَاتِ كى تباہ كاریاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

هفته وار سنتوں بھرے اجتماع میں
هونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا کُوْرَ اللّٰہِ

نَوَیْتُ سُنَّتِ الْاِعتِکَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکَاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکَاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اِعتِکَاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنَا اَنَسُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "یَا اَیُّہَا النَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَهْوَالِہَا وَمَوَاطِنِہَا یعنی اے لوگو! قیامت

کے دن اس کی وحشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے نجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہوگا، اَنْکَرْتُمْ

عَلٰی صَلَٰتِیْ دَارِ الدُّنْیَا جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہوگا۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب

السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ۔۔۔۔۔ الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۲۲۲۵)

شافع روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرود

دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی تینیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَى الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سر کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضافہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالنُّعْظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مَظْفُوفِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے

بچوں کا ﴿مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلَاوَن گاہ تہنّہ لگانے اور لگوانے سے بچوں کا ﴿نظر کی حَفَاطَت کا ذہن بنانے کی خاطر حَتّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کی بیماری بذاتِ خود دوا بن سکتی ہے؟

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُونُ الْحِکَايَات" جلد 1، صفحہ 367 پر ہے: سلسلہ قادریہ رَضَوِیہ کے مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا أَبُو قَاسِم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: "ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہا لیکن سُکون مجھ سے کوسوں دُور تھا۔ میں نے خُوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی اور خُشُوع و خُضُوع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی اور دلی سُکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سُکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رات کے پچھلے پہر میں نے اپنی چادر کندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔

جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور مجھ سے پوچھا: "تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا قیامت برپا ہو چکی ہے؟" میں نے کہا: "کیا قیامت کا مقررہ دن آگیا ہے؟" اس شخص نے کہا: "نہیں، بلکہ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی ہلچل اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دلی سُکون حاصل کرنے جا رہے ہو؟" میں نے کہا: "جی ہاں! واقعی میں دلی سُکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ

جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج رات سُکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پوچھا:) "اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟" اس شخص نے جواب دیا: "ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔" میں نے استفسار کیا: "بتاؤ، کیا حاجت ہے؟" اس نے جواب دیا: "اے اَبُو قاسم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ! مجھے یہ بتائیے، کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ بیماری خود ہی دوا بن جائے؟" میں نے کہا: "جی ہاں، ایک صورت ایسی ہے کہ بیماری خود دوا بن جاتی ہے۔ غور سے سُن! جب تُو خواہشاتِ نفس کی مخالفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بن جائیں گی۔"

یہ سُن کر اس شخص نے ایک آہ سرد دل پر دَر دے کھینچی اور کہنے لگا: "مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جا چکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زبانی اپنے سوال کا جواب سُنوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پوری ہو گئی اور میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی مُبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سُن چکا۔" اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رخصت ہو گیا اور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عیون الحکایات، ص: ۱۹۴)

اس نَفْسِ سِتْمِگر کو قابو میں مرے کر دو!

بلو! کے شہنشاہِ ابرار مدینے میں

(وسائلِ بخشش، ص: ۲۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سلسلہ قادریہ رَضَوِیہ کے عظیم بزرگ حضرت سَیدنا اَبُو قاسم جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زبردست نسخہ بتایا کہ جب تُو خواہشاتِ نفس کی مخالفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نفسانی خواہشات کو پورا

مگر ناکس قدر مُہلک امراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے، ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اثر نہیں کرتی اور عبادات میں دل نہیں لگتا، لہذا ہمیں بھی اس حکایت سے درس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہشات اور اتباعِ شہوات میں پڑ کر اپنی زندگی کے روشن چراغ کو گل کرنے کے بجائے سُنتوں کے مطابق نیکیوں والی زندگی گزاریں چاہیے۔

اتباعِ شہوات کی تعریف!

یاد رکھئے! جائز و ناجائز کی پروا کئے بغیر نفس کی ہر خواہش پوری کرنے میں لگ جانا، اتباعِ شہوات کہلاتا ہے۔ (باطنی پیاریوں کی معلومات، ص 101) یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کر دینے والی تین چیزیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: "3 چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ (1) حرص و طمع میں گم رہنا (2) نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا (3) بندے کا اپنے آپ پر فخر کرنا۔" (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۷۴، ج ۴، ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نفسانی خواہشات کا قلع قمع کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حرص و طمع کی عادتِ بد بھی نکل جائے گی اور طرح طرح کے گناہوں سے بھی بچھٹکارا نصیب ہو گا اور یوں ہمارا باطن پاک و صاف ہو جائے گا اور ہمیں خُشوع و خُضوع کے ساتھ عبادات میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
 دِن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذروں کی ہنسی سے
 شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے
 ایمان پہ موت بہتر او نفس تیری ناپاک زندگی سے
 اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں اپنی نالیش کروں تجھی سے

(حدائقِ بخشش، حصہ اول، 145)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دِن بدن

خواہشات کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے

قرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذرائع استعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ آئیے! اتباع

شہوات کی مذمت میں قرآن پاک کی چند آیات مبارکہ سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی نفسانی خواہشات اور

اتباع شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16

سورہ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا	تَرْجَمَہ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ خالف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔
--	---

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَس آیت کے تحت نقل فرماتے

ہیں: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ عنقریب میری اُمت میں سے اہل کتاب اور اہل لبنِ ہلاک ہو جائیں گے میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہل کتاب کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اہل لبن کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔

(تفسیر در منثور ج ۵، ص ۵۲) (المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۲۶، ج ۳۴۶۹)

حضرت ابن اشعث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا داؤد عَلَی

ہِیْسَہٖ وَسَلَّم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّقٌ

(جڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ سے دُور ہیں۔ (تفسیر در منثور ج ۵، ص ۵۲۶)

ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یوں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَہٗ کَنْزِ الْاِیْمَانِ: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مَزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوبَ عَلَیْكُمْ وَيُرِيْدُ
الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهْوَاتِ اَنْ تَبْلُوْا
مِیْلًا عَظِيْمًا ﴿۵﴾

(پ ۵، النساء، آیت ۲۷)

اس آیت مبارکہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے

نکاح حلال سمجھتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مسلمانوں سے

کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور پھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور پھوپھی

تم پر حرام ہیں، اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔

(مدارک، نساء تحت الایۃ ۲۷ ص ۲۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح شہوات کی

پیروی کرنے والوں کی مذمت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنم کی غی نامی وادی میں ڈالا جائے گا، اسی طرح دوسری آیت مبارکہ میں منافقین کی مذمت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اتباعِ شہوات میں پڑ کر ذلیل و رسوا ہوئے اور اب وہ دلی بغض و عناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مسلم اقوام اپنی اس ناپاک سازش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آج مسلمان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جا رہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مغربی تہذیب اور اغیار کی عادت و اطوار سے متاثر ہو کر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فخر محسوس کرتا ہے۔ مردوں نے سُنتوں بھر لباس چھوڑ کر پینٹ شرٹ اور سر پر ہیٹ (ٹوپی) لگا کر اتر کر چلنا اپنا معمول بنالیا، عورتوں نے پردے کو خیر باد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ و چُشت لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننے کو گویا معیوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا، بچوں کی تربیت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی علوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے دُنوی علوم و فنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لینے لگتی ہیں اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں

کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ”اعلیٰ تعلیم“ کی خاطر غیر مسلموں کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا اور معاملہ یہ ہو گیا ہے کہ

خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے	قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
آہ! مائل مرے اللہ ہوا جاتا ہے	نفس و شیطان کی ہر آن اطاعت پر دل
ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے	عارضی آفتِ دنیا سے تو دل ڈرتا ہے
حفظِ ایماں کا قصور ہی مٹا جاتا ہے	آہ! دولت کی حفاظت میں توبہ ہیں کوشاں
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے	ولولہ سنتِ محبوب کا دے دے مالک

(وسائلِ بخشش، ص ۴۳۲-۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مغربی تہذیب سے جان چھڑا کر اسلامی تعلیمات اپنانا

چاہتے ہیں، فیشن پرستی کو چھوڑ کر سنتوں بھری زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں، اپنی اصلاح اور اپنی اولاد کی مدنی تربیت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذہن دینا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ”مدنی ماحول“ سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے بے شمار فیشن پرست اور مغربی تہذیب کے دلدادہ افراد تائب ہو کر سنتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔

اگر سنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ	تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا	قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
یہاں سنتیں سیکھنے کو ملیں گی	دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۷-۶۴۸)

صَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الہی کی خاطر نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کا

دُہن بنانے کیلئے اتباعِ شہوات کی مذمت سے مُتعلّق چند احادیثِ مبارکہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس مہلک مَرَض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہو سکے۔ چنانچہ

جَنّت اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے

تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جَنّت تم سے اس سے بھی زیادہ

قریب ہے جتنا تمہارے جُوتے کا تسمہ، جُوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زیادہ

قریب ہے) ہاں! جَنّت کو تکالیف سے اور دوزخ کو شہوتوں اور لذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری،

مکتب الرقاق، باب حجت النار۔۔۔، الحدیث: ۶۴۸۷، ۴/۲۴۳)

عقل مند اور نادان کون؟

اسی طرح سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے:

الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هُوَ أَهْلٌ تَبَيَّنَ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل

کے۔ اور عاجز وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت سے جَنّت ملنے کی)

اُمید رکھی۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۴، ص ۴۹۶، ح ۴۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جَنّت نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپور انتہائی خوبصورت

مقام ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں ریاضتوں اور نیکیوں کی صورت میں

انتہائی دُشوار گزار گھاٹیاں مَوْجُود ہیں جن کو عبور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ دہشتوں، تکلیفوں

اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنم کو نفسانی شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نفس کی ناجائز خواہشات پوری کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ لہذا ہم میں سے جو جنت میں داخلے کا مُتَبَقِّیٰ اور جہنم کے عذاب سے بچنے کا خواہشمند ہے (ہر شخص کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے) تو اسے چاہیے کہ نفس کی مخالفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانانا جائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔ آئیے! عبرت کیلئے ایک اور حدیث پاک سنئے ہیں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے رحمتِ کو نین، دُکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنت کی طرف بھیجا اور اِشَاد فرمایا: "جنت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اہل جنت کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِشَاد فرماتے ہیں: "تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنت میں آئے، جنت اور اہل جنت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "تیرے عزت و جلال کی قسم! جو بھی اس جنت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا اور جنت کو مُسْتَقْتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔" پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: "دوبارہ جاؤ جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِشَاد فرماتے ہیں: "حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جنت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مُسْتَقْتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزت و جلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ

اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔" پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اور اس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اہل دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔" حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جاکر دیکھا کہ دوزخ (کی آگ) کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزت و جلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اور اس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہنم کو شہوات و لذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔" پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا: "دوبارہ جہنم کی طرف جاؤ۔" جبرائیل علیہ السلام گئے اور بارگاہ الہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت و جلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہو کر) اس میں جا پڑے گا۔"

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء خفت الجنۃ..... الخ، الحدیث: ۲۵۶۹، ۴/۲۵۲)

حدیث پاک کی تشریح:

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی قُدس سرُّہ التَّوَرَّانِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”شہوات“ سے مراد وہ دُنیاوی اُمور ہیں جن کے ذریعے لذت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس سے بلا واسطہ منع کیا ہو یا اس کے کرنے سے احکاماتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں سے کسی حکم کا ترک لازم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبَہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، جلد ۱۱، صفحہ ۲۷۳) چنانچہ،

حضرت سیدنا عطیہ بن سعد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ خُصْرُ نبی اکرم، نُورِ مُجْمَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "آدمی اس وقت تک مُتَّقٰی و پرہیزگار نہیں ہو

سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔"

(المستدرک للحاکم، الحدیث: ۹۶۹، ج ۵، ص ۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا

کو عبور کرنے کے بعد ہی بندہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے اِشاد فرمایا: "اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زیادہ لمبی اُمیدوں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی حق سے بھٹکا دیتی ہے، خبردار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہوگا، عمل کا موقع نہیں ہوگا۔" (الزهد وقصر الامل، ص: ۵۸)

حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قبر کو دیکھ کر بہت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آ جاتی ہے کیوں کہ قبر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قبر جنت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنت ہے اُس کی قبر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زندگی بطور قید تھی موت اُس کی رہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہشات کو ترک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا سے چھوڑے وہ خود دُنیا کو ترک (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قبر کا معاملہ اُس کی دُنوی زندگی کے مطابق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزارے تو قبر میں راحتیں اور اگر بدیاں

(گناہ) کرتے ہوئے مَرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظہ حسنہ، ص ۶۱-۶۲) (نیکی کی دعوت، ص: ۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبر کے اندر ونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور اتباعِ شہوات میں لگ جانا آخرت کیلئے خسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا قبرستان جا کر کتنے ہی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتار چکے ہوں گے لیکن پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بُھگت رہے ہیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بظاہر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قبر گُل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قبر سُنگلتی انگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ نفسانی خواہشات میں کھو کر صرف ایک نماز ترک کرنے پر یا ایک بار جھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار بد نگاہی کے باعث یا ایک بار گانا سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی نکلانے یا ایک بار غصے سے بلا اجازتِ شرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قبر کے اندر گھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صرف دُنیوی تصوّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت کر سکے گا؟ ”حَلِیْہِ الاولیاء“ میں روایت ہے: ”جب بندہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔“ (حَلِیْہِ الاولیاء ج ۱۰ ص ۱۲ رقم ۱۳۱۸)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
 ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
 کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب!
 عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارب!
 گناہ گار طلبگارِ عفو و رحمت ہے
 (وسائلِ بخشش، ص ۷۶، ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نفس اور اتباعِ شہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 30 سُورَةُ النَّازِعَاتِ آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

<p>تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْاِيَّان: اور وہ جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے۔</p>	<p>وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنْ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿۴۱﴾ (پارہ 30 سُورَةُ النَّازِعَاتِ آیت نمبر 40۔)</p>
---	---

اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنت کی بشارت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت سَیِّدُنَا أَبُو سُلَیْمَان دارانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، "نفس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو ترک کر دینا، دل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔" (قُوتُ الْقُلُوب، ج ۲، ص ۳۳۶) (فیضانِ سنت، ص: ۷۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نفسانی خواہشات سے بچنے کے کس قدر

فضائل ہیں کہ جو اپنے اُپر خواہشات کے دروازے بند کر لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان انعامات و اکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حصول کیلئے نفسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں۔ اتباعِ شہوات پر اُبھارنے والے کئی اسباب ہو سکتے ہیں، آئیے! ان میں سے پانچ (5) اسباب اور ان کا علاج ذکر کرتا ہوں تاکہ ان مہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہو سکے۔

(۱) جلد اثر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل، لیپ ٹاپ (LapTop)، آئی پیڈ (I-Pad)، گھر، دکان اور گاڑی وغیرہ) ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو، بس ایک دُھن سر پر سوار ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کر لوں، اب ان چیزوں کا حصول مشکل ہونے کی وجہ سے یہ شخص اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جائز و ناجائز حدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یوں تباہی کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی ضروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالے، اس حوالے سے کسی نیک اور مُخلص دوست سے مشاورت کر لے اور خواہشاتِ نفسانیہ کی مذمت اور اس کے نقصانات پر غور کرے اور جائز خواہش کے حصول کے لیے جائز ذرائع ہی اختیار کرے۔

(۲) فضول خرچی کی عادت

اسی طرح اتباعِ شہوات پر اُبھارنے کا ایک سبب فضول خرچی کی عادت بد بھی ہو سکتی ہے

کیونکہ جس شخص میں بھی فُضُول خرچی کی عادت ہوگی وہ ہر پسند آنے والی چیز کو خریدتا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یوں ایسا شخص خواہشات کی اتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال خرچ کرتے ہوئے اپنی ضرورت کو پیش نظر رکھے، بلا ضرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فُضُول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صدقہ کر دے۔ یاد رکھے! جس جگہ شرعاً، عادتاً یا مروتاً خرچ کرنا منع ہو وہاں خرچ کرنا مثلاً فسق و فُجور و گناہ والی جگہوں پر خرچ کرنا، اجنبی لوگوں پر اس طرح خرچ کرنا کہ اپنے اہل و عیال کو بے یار و مدد گار چھوڑ دینا، اسراف (فُضُول خرچی) کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۱) اسراف اور فُضُول خرچی خلاف شرع ہو تو حرام اور خلاف مروت ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (المحیطۃ الندیہ ج ۲ ص ۲۸، باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۷)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 256 پر ہے: مُفسّرِ شہیر حکیمُ اللامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَقِّان تفسیرِ نعیمی جلد 8 صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اسراف کی بہت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استعمال کرنا (۳) ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دل چاہے وہ کھاپی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے معدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مُضر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (روح البیان ج ۳ ص ۱۵۴) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھاپی نہ سکے

(۱۱) اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہت سے احکام داخل ہیں۔

(تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳) دوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر

اسی طرح اتباعِ شہوات میں پڑنے کا ایک سبب دوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر کرنا ہے، دوسروں کے اعلیٰ لباس، عالیشان محلات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ کے بارے میں بے جا غور و فکر نہ صرف حسد جیسے مہلک مرض کو جنم دیتا ہے بلکہ اس سے اتباعِ شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اٹھتی ہے، پھر ایسا شخص خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہو کر تحصیل مال کے لئے ناجائز ذرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص لوگوں کے احوال میں غور و فکر کرنے سے پرہیز کرے، جو کچھ اللہ عزوجل نے اسے عطا فرمایا ہے، اس پر صبر و شکر کرے، اپنے سے اذنی حیثیت والے کو دیکھ کر شکر ادا کرے اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْبَرِّین کی سیرت کا مطالعہ کر کے ان کے معمولاتِ زندگی میں غور و فکر کرے تاکہ نیکی اور بھلائی کی جانب دل راغب ہو سکے۔

(۴) اپنی اصلاح سے غفلت

اتباعِ نفس و شیطان کا ایک سبب اپنی اصلاح کی جانب توجہ نہ دینا ہے، کہ جو شخص اپنا محاسبہ نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گناہوں پر مطلع نہیں ہو پاتا، یوں وہ شیطان کی پیروی میں مبتلا ہو کر گناہ پر گناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

علاج

ایسے شخص کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ”فکرِ مدینہ“ کرنا کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گُناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں؟ گناہوں پر اپنے نفس کو ملامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ شیخ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات بھی نفس کا مُحاسبہ کرنے میں بہت مُعاون ہیں اور پھر یہ کہ روزانہ فکرِ مدینہ کر کے ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروانا ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ مدنی انعامات پر عمل اپنے اعمال کا مُحاسبہ کرنے اور قُبْر و آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہذا آپ بھی مدنی انعامات پر عمل کیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اس کی برکت سے اتباعِ شیطان جیسے مُوزی مَرَض اور دیگر گناہوں سے بھی بچنے کا مدنی ذمّہ ملے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارِ رسول اللہ
تمہیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یارِ رسول اللہ
گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارِ رسول اللہ
نکل جائے بُری ہر ایک خصلت یارِ رسول اللہ
گنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارِ رسول اللہ

(وسائل بخشش، ص ۳۲۹)

(۵) شکم سیری

اسی طرح اتباعِ شہوات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس شخص پر شیطان بآسانی غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نفسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

حب اندر بدن کی آفتیں

حضرت سیدنا یحییٰ معاذی رازی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شہوت پرست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے، اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنجینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنہجات للعسقلانی باب الجناہ ص ۵۹)

پیٹ پر گناہوں کی یلغار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش سخت تشویش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا، انسان کو گناہوں میں غرق کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِرشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اعضاء میں قتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رعبت جَمَمَ لیتی ہے۔ کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو آنکھوں میں بدنِ گاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ زبان فحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شر مگاہ شہوت رانی کا تقاضا کرتی

ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اعضاء بدن پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَبِیْر کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُر سکون ہوتے ہیں۔ کسی شے کا مطالبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہو تو دوسرے اعضاء بھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

(مِثْهَاجُ الْعَالَمِیْنَ، الفصل الخامس البطن وحفظه، ص ۸۲) (فیضانِ سنت، ص: ۷۰۹)

علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد گناہوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ بندہ بھوک سے کم کھا کر نفس کی شرارتوں کو ناکام بنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مشکبارِ مدنی ماحول میں اس بات کی ترغیب دلائی جاتی ہے کہ بندہ لقمہ حرام کھانے سے ضرور بچتا رہے اور جائز و مباح کھانا بھی عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کم کھائے، تاکہ عبادت میں لذت کی نعمت نصیب ہو اور گناہوں کی طرف رغبت بھی نہ ہو سکے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھوک سے کم کھانے کو ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگانا کہتے ہیں۔ اس پر عمل کا ذہن بنانے کے لیے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 206 صفحات پر مشتمل مایہ ناز تصنیف بنام ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کھانے کے آداب، بھوک سے شکم کھانے کے فوائد، صحت مند رہنے کے اُصول اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مدنی پھول چننے کو ملیں

گے۔ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے اس کتاب کو ہدیہً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

زباں کا، آنکھ کا اور پیٹ کا قفلِ مدینہ تم
لگا لو ورنہ محشر میں پشیمانی بڑی ہوگی
(وسائلِ بخشش، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں سنیں کہ یہ ایسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے انسان تباہی و بربادی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے۔ آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ کریمہ اور اقوالِ بزرگانِ دین سے بھی اس مُؤذی مَرَض کی تباہ کاریاں معلوم ہوئیں۔ نیز خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی کرنے والے کو دین کی تباہی دُنیا کی بربادی، جان و مال اور وقت کے ضیاع، دائمی ذلت و رُسوائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی جیسے بڑے بڑے نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یاد رکھئے! اتباعِ شہوات کا ایک اہم سبب نیک لوگوں کی صحبت سے دُوری بھی ہے، کیوں کہ بندہ جب ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے جو اتباعِ نفس جیسی مُہلک بیماری میں مبتلا ہوں تو اُس کا نفس بھی آہستہ آہستہ اثرِ قبولِ کرنے لگ جاتا ہے، اور بالآخر اس میں بھی یہ مرض سرایت کر جاتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ علمائے

مکرام و مُقتیانِ عظام اور ایسے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں جو نفس کے مکرو فریب پر واقف ہوں، اس کی جائز و ناجائز خواہشات میں تمیز کر سکتے ہوں۔ بد اخلاق اور بُرے لوگوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ دُور رکھیں کہ بُری صحبت زہریلے سانپ سے بھی زیادہ نُقصان دہ ہے کہ سانپ تو فقط جسمانی نُقصان پہنچاتا ہے مگر بُری صحبت بسا اوقات جسمانی نُقصان کے ساتھ ساتھ رُوحانی نُقصان (جیسے گناہوں میں مبتلا ہونا، ایمان کی بربادی وغیرہ) بھی پہنچاتی ہے۔

مجلس اصلاح برائے قیدیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکوں بھری زندگی گزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ دین کے مقدّس جذبے کے تحت مُسلمان قیدیوں کی سنّتوں بھری تربیت کے لیے دُنیا کے کئی جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کی مجلس ”اصلاح برائے قیدیان“ کے ذریعے مدنی کام کی ترکیب ہے۔ پاکستان کی مُتعدّد جیلوں میں تعلیمِ قرآن کے لئے مدرسے قائم ہو چکے ہیں، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تمام جیلوں میں یہ مدارس قائم کئے جائیں گے۔ کئی جیلوں میں روزانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل سے درس دیا جاتا ہے، نیز کئی جیلوں میں ماہانہ و ہفتہ وار اجتماعِ ذِکْر و نعت کا بھی سلسلہ ہے۔ دُھیارے قیدیوں کو دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے دیئے ہوئے تعویذاتِ فی سَبِیلِ اللّٰہِ پہنچائے جاتے ہیں۔ رہائی پانے والوں کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مثلاً 41 دن کا مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، 12 روزہ مدنی کورس، اہمیت کورس اور مدرس کورس وغیرہ کا بھی سلسلہ ہے۔

مَدَنی محبوب کی زُلفوں کا اسیر

اس مجلس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامعہ راشدیہ (پیر جو گوٹھ باب الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔ برسبیل تذکرہ جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شیخ الحدیث صاحب کچھ اس طرح فرمانے لگے، جیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سنا تا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نواح میں ایک ڈاکو نے تباہی مچا رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر اثر و رسوخ استعمال کر کے چھوٹ گیا۔ آخر کسی جرم کی پاداش میں باب المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔ سزا کاٹ لینے کے بعد رہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔ میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اس کو داڑھی منڈا اور سر برہنہ دیکھا تھا مگر اب اس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی نشانی نورانی داڑھی جگمگا رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اپنی بہاریں لٹا رہا تھا، پیشانی پر نمازوں کا نور نمایاں نظر آ رہا تھا۔ میری حیرت کا طلسم توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دوران جیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آ گیا اور عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے میں نے گناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفوں کا اسیر بنا لیا۔ (آداب طعام، ص: ۳۶۸)

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصطفیٰ جان

رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہہ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محَبَّت کی اُس نے مجھ سے محَبَّت کی اور جس نے مجھ سے محَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”

163 مَدَنی پُھول“ سے مِشْوَاک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 288 پر صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشَاتِخِ کِرَام فرماتے ہیں: جو شخص مِشْوَاک کا عادی ہو مرتے وقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اُفیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرت سَیِّدُنَا ابنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِشْوَاک میں دس ٹُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبِّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے (مَجْمَعُ الْجَوَامِعِ لِشَیْخِ طِبِّی ج ۵ ص ۲۴۹ حدیث ۱۳۸۶۷) ❀ مِشْوَاک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِشْوَاک کی موٹائی جھنگلیا یعنی چھوٹی اُنکلی کے برابر ہو ❀ مِشْوَاک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے ریشے نرم ہوں کہ سَحَّت ریشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرْمِیَانِ خَلَا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِشْوَاک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے

گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مناسب ہے کہ اس کے ریشے روزانہ کاٹے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مشواک کیجئے ❀ جب بھی مشواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مشواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ بھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مشواک کیجئے ❀ مٹھی باندھ کر مشواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مشواک وضو کی سُنَّتِ قبلیہ ہے البتہ سُنَّتِ مُؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ناخود اذ فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مشواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمائیے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشمَل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یا خدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کیساتھ کاش! سنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے

والے 6 ذر و پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرود: (1) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي

الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گاموت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۵۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِيعُ ص ۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةٍ دَائِمَةٍ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(5) قُرْبِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر

رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی

مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۷۰)

(6) دُرودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شافعِ اُممِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعْظَم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنْكَ مُحَبَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔
(مَجْمَعُ الزَّوَادِج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قَدْر حاصل کر لی۔ (ابن عساکر ج ۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۱۵)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)